کاروانِ حدیث (۱۶)

عبدالرشید عراقی

امام نوویؒ

(م ۶۷۶ھ)

شارحینِ حدیث میں امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی اپنے علمی تبحّر، حفظ و ضبط، عدالت و ثقاہت، زہد و ورع اور امانت و دیانت کی وجہ سے بہت مشہور و معروف ہیں۔

امام نووی کو علمِ حدیث اور اس کے متعلّقات سے غیر معمولی شغف تھا۔ ان کا شمار اکابر محدّثین اور ممتاز شرّاحِ حدیث میں ہوتا ہے۔ حافظ شمس الدین ذہبی (م ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں کہ:

"امام نووی حدیث و فنونِ حدیث کے حافظ و متبحر عالم رجال و اسناد اور صحیح و سقیم کی پرکھ کے ماہر تھے[۱]"

حدیث کی طرح فقہ و افتاء میں بھی ممتاز تھے اور اپنے زمانہ کے اکابر فقہاء اور شوافع کے شیوخ میں تھے[۲] امام نووی شافعی المذہب ہونے کے باوجود درجہ اجتہاد پر فائز تھے[۳] گو امام نووی کی اصل توجہ حدیث، فقہ اور ان سے متعلقہ علوم کی جانب مرکوز رہی، تاہم لغت، عربیّت، صرف، نحو اور منطق و فلسفہ سے بھی اشتغال رکھتے تھے[۴]

امام نووی بڑے متدیّن اور عابد و زاہد شخص تھے۔ ان کی پوری زندگی عسرت میں گزری۔ بہت قانع تھے، اور اس کے ساتھ صبر و استقلال میں بھی بے مثال تھے۔ سیرت و کردار کے لحاظ سے بڑے ممتاز تھے۔ بڑے سنجیدہ و باوقار تھے۔ علمائے کرام ان کی جامعیت اور فضل و کمال کے معترف ہیں۔ علامہ ابنِ کثیر (م ۷۷۴ھ) لکھتے ہیں کہ:

"امام نووی علامۂ وقت، مذہبِ شافعی کے شیخ اور اپنے زمانہ کے جلیل القدر فقیہہ اور زہد واتقاء میں بے مثال تھے۔"[۵]

امام نووی شافعی المذہب تھے اور ان کا شمار شوافع کے اساطین اور اکابر میں ہوتا تھا۔ ان کے مزاج میں حق پسندی تھی، اس لیے اُن کو اپنے مذہب کے علماء سے اختلاف کرنے اور دوسرے مذاہب کے ائمہ کے اقوال نقل کرنے میں کوئی امر مانع نہ تھا۔ امام نووی عقیدہ و مسلک میں سلفِ صالحین کے مذہب پر سختی سے کاربند تھے۔ حدیثِ سنّت کی اتباع اور سلف کے مسلک کی ہمنوائی اور اس کی دعوت و تلقین ان کا اصلی طرۂ امتیاز تھا۔ علامہ ابنِ سبکی (م ۷۷۱ھ) لکھتے ہیں کہ امام نووی طریقۂ اسلاف کے داعی اور متقدمین کے متبع تھے۔[۶]

امام نووی کا نام یحییٰ بن شرف تھا۔ محرم ۶۳۱ھ میں شام کے قصبہ نویٰ میں پیدا ہوئے، اس لیے نووی کہلائے۔[۷] امام نووی نے جن اساتذہ سے تعلیم حاصل کی، اس کا تذکرہ امام ذہبی (م ۷۴۸ھ) نے تذکرۃ الحفاظ میں کیا ہے۔[۸] تحصیلِ تعلیم کے لیے امام نووی نے دمشق، مکہ، مدینہ اور بیت المقدس کے سفر کیے۔ اور ہر جگہ کے اساطینِ فن سے استفادہ کیا۔ بعد ازاں وطن واپس پہنچ کر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔[۹] امام نووی نے ۴۵ سال کی عمر میں اپنے وطن نویٰ میں انتقال کیا۔[۱۰]

تصنیفات: امام نووی نے اگرچہ بہت تھوڑی عمر پائی، تاہم ان کی تصنیفات بہت مفید اور بلند پایہ ہیں۔ اربابِ سِیَر نے ان کی تصنیفات کے متعلق عمدہ ریمارکس دیے ہیں۔ ان کی کتابوں میں زیادہ کتابیں حدیث اور متعلقات حدیث سے متعلق ہیں۔[۱۱]

الارشاد فی علوم الحدیث: یہ اصولِ حدیث سے متعلق ہے اور علامہ ابنِ اصلاح (م ۶۴۳ھ) کی مشہور و معتبر کتاب مختصر علوم الحدیث کا خلاصہ ہے۔

التقریب والتیسیر فی مصطلح الحدیث: یہ کتاب الارشاد، کا مختصر ہے ۔ اور اس کا نام تقریب الارشاد، بھی ہے۔ اس کتاب کی مقبولیت و اہمیت کا اس

سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کی چار شرحیں لکھی گئی ہیں ۔

شارحین کے نام یہ ہیں :-

حافظ زین الدین عبدالرحیم بن حسین عراقی (م ۸۰۶ھ)

برہان الدین ابراہیم بن محمد حلبی (م ۸۵۱ھ)

شمس الدین محمد بن عبد الرحمان سخاوی (م ۹۰۲ھ)

حافظ جلال الدین عبدالرحمان سیوطی (م ۹۱۱ھ)

حافظ سیوطی کی شرح جو "تدریب الراوی" کے نام سے مشہور ہے ، بہترین فوائد پر مشتمل ہے[۱۱]

شرح البخاری : یہ صرف کتاب الایمان تک لکھی گئی ہے ۔ اس کے بارے میں امام نووی لکھتے ہیں :

"میں نے شرح بخاری میں گوناگوں معلومات جمع کر دی ہیں ۔ یہ مختصر ہونے کے باوجود مفید ، متنوّع علوم و فوائد پر مشتمل ہے ۔"[۱۲]

ریاض الصالحین : ترغیب و ترہیب اور زہد و ریاضتِ نفس سے متعلق صحیح حدیثوں کا مختصر مجموعہ ہے ۔ معتبر اور مفید ہونے کی وجہ سے اس کتاب کو بڑی شہرت نصیب ہوئی اور یہ مدارس کے نصاب میں داخل ہے ۔

اربعینِ نووی : "اربعینات" کتبِ حدیث کی ایک قسم ہے ۔ مختلف علمائے کرام نے مختلف اغراض و مقاصد کے تحت اربعینات مرتّب کیے ہیں ۔ امام نووی نے جو اربعین مرتّب کی وہ گوناگوں اغراض و رموز کی جامع ہے ۔

نووی فرماتے ہیں :

" وهی اربعون حدیثاً مُشتملةً علی جمیع ذٰلك ، و کلّ حدیثٍ منها قاعدةٌ عظیمةٌ من قواعد الدّین "[۱۳]

(یہ چالیس حدیثیں ان سب امور کو شامل ہیں اور ان میں سے ہر ہر حدیث دین کے کسی عظیم الشان قاعدہ پر مبنی ہے ۔)

امام نووی نے اپنی اربعین میں جو احادیث جمع کی ہیں ان میں سے اکثر روایات صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے ماخوذ ہیں۔ اربعین نووی کی اہمیت کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کی بے شمار شرحیں لکھی گئیں۔ شارحین میں امام زین الدین عبدالرحمان بن احمد المعروف بہ ابنِ رجب البغدادی الحنبلی (م ۷۹۵ھ)، شہاب الدین احمد بن حجر ہیثمی (م ۹۷۳ھ)، ملا علی قاری (م ۱۰۱۴ھ) اور شیخ سراج الدین عمر بن علی بن ملقن شافعی (م ۸۰۴ھ) وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔ حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) نے اربعین نووی کی حدیثوں کی تخریج بھی کی ہے[14]

شرح صحیح مسلم : اس کا اصل نام "المنہاج فی شرح صحیح مسلم بن حجاج" ہے اور امام نووی کی مشہور ترین اور شہرۂ آفاق تصنیف ہے۔ صحیح مسلم کی متعدد شرحیں لکھی گئی ہیں۔ مگر جو مقبولیت اور شہرت اس شرح کو نصیب ہوئی ہے وہ کسی اور شرح کو نہیں ہوئی۔ یہ شرح نہ مطوّل و مفصّل ہے اور نہ بہت مختصر و مجمل بلکہ متوسّط ہے۔ اس شرح کے بارے میں امام نووی کا بیان ہے کہ :

> "اگر لوگوں کی ہمتیں پست نہ ہوتیں تو میں اس شرح کو ایک سو جلدوں میں مکمل کرتا، لیکن ۴ جلدوں میں ختم کر دیا[15]"

اس کے شروع میں ایک تحقیقی و علمی اور جامع مقدمہ ہے، جس میں صحیحین خصوصاً صحیح مسلم کی اہمیت و خصوصیت، امام مسلم کی حدیث میں عظمت و برتری، غیر معمولی احتیاط و کاوش اور دقتِ نظر وغیرہ کے علاوہ اصولِ روایت اور فنِ حدیث کے مباحث مصطلحات تحریر کیے گئے ہیں۔

بعض علمائے کرام نے اس شرح پر یہ اعتراض کیا ہے کہ چونکہ امام نووی شافعی المذہب تھے لہٰذا انہوں نے اس شرح میں شافعی مذہب کو زیادہ ترجیح دی ہے۔ مگر امام نووی کے حامیوں نے اس اعتراض کو غلط قرار دیا ہے۔ محی السنۃ مولانا نواب صدیق حسن خاں (م ۱۳۰۷ھ) لکھتے ہیں :

> " و منزّہ بود از تعصّبِ شافعیت و متّصف بانصاف و نقل می کرد

در کتب خود از اقوال ابوحنیفہ[۱۶]"

(شافعی مذہب کی عصبیت سے پاک اور انصاف پسند تھے۔ اور اپنی کتابوں میں امام ابوحنیفہ کے اقوال و مسالک بھی بیان کرتے ہیں۔)

اس شرح میں فنِ حدیث کے علاوہ اس میں اصول و شرحِ حدیث، فقہ و احکام، تفسیر و تاریخ، کلام و عقائد، سیر و تراجم، رجال و انساب، لغت و ادب، صرف و نحو، اعراب و امالی اور قراءت و تجوید کے مسائل و مباحث بھی تحریر کیے گئے ہیں اور ان میں ہر ہر فن کی کتابوں کے حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔

تہذیب الاسماء واللغات : اس کتاب میں امام نووی نے اسماء و اعلام کے الفاظ و لغات کی تشریح و توضیح کی ہے۔ اس کتاب کی ترتیب و تالیف میں امام صاحب نے تاریخ، طبقات، رجال، تراجم، انساب، مغازی، سِیَر، تفسیر، اصول حدیث، شروحِ حدیث، فقہ و کلام، لغت و ادب اور صرف و نحو وغیرہ گوناگوں فنون کی کتابوں سے مدد لی ہے۔ اور ان میں سے اکثر کتابوں کا دیباچہ میں ذکر کیا ہے۔ اس لیے یہ کتاب عظیم فوائد و مطالب اور مباحث کا مجموعہ ہے اور اس کتاب میں امام صاحب نے رجال و طبقات اور لغت کے علاوہ حدیث و تفسیر وغیرہ متعدد علوم بھی شامل کر دیئے ہیں۔

---

۱ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۴ ص ۲۶۰ ۲ ابنِ کثیر البدایہ والنہایہ، ج ۳، ص ۲۰۸

۳ ابن سبکی، طبقات الشافعیہ ج ۵ ص ۳۵۷، یافعی، مرآۃ الجنان، ج ۲ ص ۱۸۴

۴ ابنِ کثیر، البدایہ والنہایہ، ج ۳ ص ۲۷۸، ۵ ابنِ کثیر، البدایہ والنہایہ، ج ۳ ص ۲۷۸۔

۶ ابنِ سبکی، طبقات الشافعیہ، ج ۵ ص ۱۶۶، ۷ نواب صدیق حسن خاں، اتحاف النبلاء ص ۴۳۹،

۸ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۴ ص ۲۶۰-۲۶۱

۹ یافعی، مرآۃ الجنان، ج ۴ ص ۱۸۳، ابن سبکی، طبقات الشافعیہ، ج ۵ ص ۱۶۶

ابن العماد الحنبلی، شذرات الذہب، ج ۵ ص ۳۵۵، ابنِ کثیر البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۲۷۹

(باقی صفحہ ۷ پر)